سوال

(806) ظہر کی پہلی چار رکعت اکٹھی پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں سعودی عرب میں اکثر لوگ ظہر کی پہلی چار رکعت اکٹھی نہیں پڑھتے بلکہ دو دو رکعت پڑھتے ہیں اور ہمیں تو کہتے ہیں کہ اکٹھی چار رکعت کا حدیث میں ثبوت نہیں۔ وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری (کتاب التہجد) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں قبل از ظہر دو رکعتوں کا ذکر ہے۔ جب کہ اس کے متصل بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چار کی صراحت ہے۔ الفاظ یوں ہیں:

'کَانَ لَایَدَعُ أَربَعًا قَبلَ الظُّهرِ' (صحیح البخاری، بَابُ الرَّکعَتَینِ قَبلَ الظُّهرِ، رقم: ۱۱۸۲)

اس حدیث میں بظاہر ''وصل'' کا جواز ہے۔

اس طرح عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے یعنی فرضوں سے پہلے زوال شمس کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔ (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَائَ فِی الصَّلَاةِ عِندَ الزَّوَالِ، رقم: ۴۷۸)

صاحب مرعاة نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ج:۲، ص:۱۵۰)

اس حدیث میں بھی چار رکعت اکٹھی پڑھنے کا جواز ہے۔ یہاں فصل کا ذکر نہ ہونا وصل کی دلیل ہے۔

علامہ ملا علی قاری حنفی نے اس سے مراد ظہر کی چار سنتیں ہی لی ہیں۔ اگرچہ بعض نے ان کا نام ''سنة الزوال'' رکھا ہے۔ نیز حضرت ابو ایوب الانصاری کی روایت میں 'أَربَعٌ قَبلَ الظُّهرِ، لَیسَ فِیهِنَّ تَسلِیمٌ' (ابوداود وابن ماجہ) (سنن أبی داود، بَابُ الأَربَعِ قَبلَ الظُّهرِ وَبَعدَهَا، رقم: ۱۲۷۰) کے مصرح الفاظ بھی ہیں۔ لیکن روایت ضعیف ہے۔ (واللہ اعلم)

''تحیة المسجد'' کا حکم عام ہے، فجر کی سنتیں جماعت کے فوراً بعد پڑھی جاسکتی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوۃ : صفحہ :686

محدث فتویٰ